

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَالقَنَاهُ بِقُدْرَةٍ

بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ اندازے پر پیدا کیا ہے۔

# تفسیر ابن کثیر

علامہ عما الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

الْقَمَرُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## تعارف سوت:

ابو واقد کی روایت میں پہلے گزر چکا ہے کہ رسول اللہ عید الفطر کی نماز میں سورۃ قمر پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح بڑی بڑی مخلوقوں میں بھی آپ ان دونوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے کیونکہ اس میں وعدے وعید کی ابتدا فرمیش اور دوبارہ زندگی کا ساتھی توحید اور اثبات رسالت وغیرہ اہم مقاصد اسلامیہ کا ذکر ہے۔

قیامت قریب آگئی ہے:

**اقْرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَ الْقَمَرُ (۱)**

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے قرب کی اور دنیا کے خاتمگی اطلاع دیتا ہے جیسے اور آیت میں ہے:

**أَئُ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ (۱۶:۱)**

اللہ کا امر آپ کا ہے اب تو اسکی طلب کی جلدی چھوڑ دو۔

اور فرمایا:

**اقْرَبَ لِلنَّاسِ حَسْبُهُمْ وَهُمْ فِي غُفَلَةٍ مُّعَرْضُونَ (۲۱:۱)**

اوکوں کے حساب کا وقت ان کے سروں پر آپنچا اور وہ اب تک غفلات میں ہیں۔

حضرت انسؑ فرماتے ہیں سورج کے ڈوبنے کے وقت جبکہ وہ حجور اسائی باقی رہ گیا تھا رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کو خطبہ دیا جس میں فرمایا:

وَالَّذِي نَهْشِي بِيَدِهِ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمَكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ  
اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا کے گزرے ہوئے حصے میں اور باقی ماندہ حصے میں وہی نسبت ہے  
جو اس دن کے گزرے ہوئے اور باقی پچھے ہوئے حصے میں ہے۔ بزار

مسند احمد میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ روایت سے ہے کہ عصر کے بعد جب کہ سورج بالکل غروب کے قریب ہو چکا تھا  
رسول کریمؐ نے فرمایا:

مَا أَغْمَارُكُمْ فِي أَعْمَارِ مَنْ مَضَى إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنَ الظَّهَارِ فِيمَا مَضَى  
تمہاری عمریں گزشتہ لوگوں کی عمروں کے مقابلہ میں اتنی ہیں جتنا یہ باقی کا دون گزرے ہوئے دن کے مقابلہ میں ہے۔

مسند کی اور حدیث میث میں ہے حضورؐ نے اپنے کلمہ کی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا:

بُعْثَثُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكُذا  
میں اور قیامت اس طرح مبھوت کیجئے گئے ہیں۔

ولید بن عبد الملک کے پاس جب حضرت ابو ہریرہؓ پہنچے تو اس نے قیامت کے بارے کی حدیث کا سوال کیا جس پر آپ  
نے فرمایا میں نے حضورؐ سے سنائے ہے:

أَنْثُمْ وَالسَّاعَةُ كَهَائِينَ

تم اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہو۔

اُنکی شہادت اس حدیث سے ہو سکتی ہے جس میں آپؐ کے مبارک ناموں میں ایک نام حاشر آیا ہے اور حاشر وہ ہے جس کے قدموں پر لوگوں کا حشر ہو گا۔

## علامات قیامت:

### اقرَبَتِ السَّاعَةِ وَانشَقَ الْقَمَرُ

چاند کا دو بلکارے ہو چانا ۲۰ خلیفتؐ کے زمانے کا ذکر ہے جیسے کہ متواتر احادیث میں صحت کے ساتھ مروی ہے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ یہ پانچوں چیزوں روم، دھواں، لرام، بڑھ اور چاند کا پھٹنا یہ سب گزر چکا ہے۔ مند احمد میں ہے کہ اہل مکہ نے نبی کریمؐ سے مجذہ طلب کیا جس پر وہ مرتبہ چاند شق ہو گیا جس کا ذکر ان دونوں آیتوں میں ہے۔ بخاری میں ہے کہ انہیں چاند کے دو بلکارے دکھادیے ایک حراء کے اس طرف ایک اس طرف۔

مند میں ہے ایک بلکار ایک پہاڑ پر دوسرا دوسرا پرے پہاڑ پر۔ اسے دیکھ کر بھی جنکی قسمت میں ایمان نتھا بول پڑے کہ محمدؐ نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے۔ لیکن بھداروں نے کہا کہ اگر ان لیا جائے کہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے تو تمام دنیا کے لوگوں پر تو نہیں کر سکتا۔

ابن عمر فرماتے ہیں جب چاند پھٹا اس کے دو بلکارے ہوئے ایک پہاڑ کے پیچے اور ایک آگے اس وقت حضورؐ نے فرمایا:

اللَّهُمَّ اشْهُدْ

أَنَّ اللَّهَ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ - مُسْلِمٌ وَتَرْمِذِي

ابن مسعود فرماتے ہیں ہیں سب لوگوں نے اسے بخوبی دیکھا اور آپؐ نے فرمایا دیکھو یا درکھنا اور کواہر ہنا۔ آپؐ فرماتے ہیں اس وقت حضورؐ اور ہم سب متین میں تھے۔

**وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌ (۲)**

یہ اگر کوئی مجذہ دیکھتے تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ زور دار چلتا ہوا جادو ہے۔

ابوداؤ و طیامی میں ہے کہ کفار نے یہ دیکھ کر گہا کہ یہ ابن ابی کبیث یعنی رسول اللہؐ کا جادو ہے لیکن ان کے بھداروں نے کہا ان لوہم پر جادو کیا ہے لیکن ساری دنیا پر تو نہیں کر سکتا۔ اب جو لوگوں نے بھی اسکی تقدیق کی کہ ہاں فلاں شب ہم نے چاند کے دو بلکارے ہوتے دیکھا ہے۔ کفار کے مجمع نے یہ طے کیا تھا کہ اگر باہر کے لوگ ۲ کریبی کہیں تو حضورؐ کی صحافی میں کوئی نیک نہیں۔ اب جو باہر سے آیا جب بھی آیا جس طرف سے آیا ہر ایک نے اس کی شہادت دی کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

**وَكَذَّبُوا وَأَتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أُمْرٍ مُّسْتَقِرٌ (۳)**

انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی ہر کام مخبرے ہوئے وقت پر متقرر ہے۔

بشر کیم نے اس مجرم کو جادو کرنا لیا۔ اسی کا ذکر اس آیت میں ہے کہ یہ جب دلیلِ محبت اور برہان دیکھتے ہیں اُنہیں اُنکاری سے کہا دیجئے ہیں کہ یہ کم عقلی سے باز نہیں آتے۔ ہر امر مستقر ہے یعنی خیر خدا والوں کے ساتھ اور شر خدا والوں کے ساتھ۔ اور یہ بھی معنی ہیں کہ قیامت کے دن ہر امر واقع ہونے والا ہے۔

**وَلَقْدْ جَاءُهُمْ مِنَ النَّبِيِّمَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ (۴)**

یقیناً ان کے پاس وہ خبریں 2 چکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ کی صحیحت ہے۔

**حِكْمَةُ بِالْغَةِ فَمَا ثُغْنَ الْثُدُرُ (۵)**

اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراویٰ باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔

اگلے لوگوں کے وہ واقعات جو دل کو بلادیئے والے اور اپنے اندر کامل عبرت رکھنے والے ہیں ان کے پاس 2 چکے ہیں ان کی تکذیب کے سلسلہ میں ان پر جو بلاائیں اور اسکے جو قصے ان تک پہنچے وہ سراسر عبرت و تائیحت کے خزانے ہیں اور وعظ و مہایت سے پر ہیں اللہ تعالیٰ جسے ہدایت کرے اور جسے گمراہ کرے اس میں بھی اس کی حکمت بالذمہ موجود ہے ان پر شفاقت لکھی جا چکی ہے جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے انہیں کوئی ہدایت پر نہیں لاسکتا، جیسے فرمایا:

**فَلْنَ فَلْلَهُ الْحُجَّةُ الْبَلَغَةُ فَلْوْ شَاءَ لَهُدَأْكُمْ أَجْمَعِينَ (6:149)**

اللہ تعالیٰ کی ولیمیں ہر طرح کامل ہیں اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت پر لاکھڑا کرتا۔

اور جگہ ہے:

**وَمَا ثُغْنَ الْآيَتُ وَالْثُدُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ (10:101)**

بے ایمانوں کو کسی مجرم سے اور کسی ذرتنے اور ذرستنے والے نے کوئی لفظ نہ پہنچایا۔

میدانِ محشر کی طرف جانا:

**فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ لَّكُرْ (۶)**

پس اے نبی تم ان سے اعراض کرو جس دن ایک پکارتے والا ناگوار چیز کی طرف پکارتے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! تم ان کافروں کو جنہیں مجرم وغیرہ بھی کارآمد نہیں، چھوڑ دو ان سے مذکور اور انہیں قیامت کے انتظار میں رہنے دو۔

**خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَلَمُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ (۷)**

یہ بھی 2 تکھوں قبروں سے اس طرح تکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا مددی دل ہے۔

اس دن انہیں حساب کی جگہ تمہرے کے لیے ایک پکار نے والا پکارے گا جو ہولناک جگہ ہوگی جہاں بلا نہیں اور ۲ نہیں ہوں گی، ان کے چھروں پر ذات اور کمینگلی برس رہی ہوگی مارے نہ امت کے ۲ نکھیں نیچے کو جھکی ہوتی ہوں گی اور قبروں سے لکھیں گے پھر وس طرح مذہبی دل چلتا ہے اسی طرح یہ بھی انتشار و مرعut کے ساتھ میدان حساب کی طرف بھاگیں گے۔

## **مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمُ عَسْرٍ (۸)**

پکار نے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔

پکار نے والے کی پکار پر کان ہوں گے اور تیز تیز چل رہے ہوں گے نہ خالقت کی تاب ہے نہ دریگا نے کی طاقت، اس سخت ہولناکی کے سخت دن کو دیکھ کر کافر جیج اٹھیں گے کہ یہ تو بڑا بھاری اور بے حد سخت دن ہے۔

---

## **قُومُ نُوحٍ پَرْ عَذَابٌ :**

### **كَذَّبُتْ قَبْلَهُمْ قَوْمٌ نُوحٌ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَأَزْدُجَرٌ (۹)**

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتا کر جھنڑ کا گیا تھا۔

اے نبی آپ کی اس امت سے پہلے امت نوح نے اپنے نبی کی جو ہمارے بندے حضرت نوح تھے تکذیب کی اسے مجنوں کہا اور ہر طرح ذائقاً پنا اور دھم کایا صاف کہہ دیا تھا کہ اے نوح اگر تم باز زیر ہے تو تم تمہیں چھروں سے مار دالیں گے۔

### **فَدَعَاهُرَبَهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَإِنَّصِرِ (۱۰)**

پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے لب ہوں تو میری مدد کر۔

ہمارے بندے اور رسول حضرت نوح نے ہمیں پکارا کہ پروردگار! میں اسکے مقابلہ میں محض ناتوان اور ضعیف ہوں میں کسی طرح نہ اپنی حرستی کو سنبھال سکتا ہوں نہ تیرے دین کی حفاظت کر سکتا ہوں تو یہ میری مدد فرم اور مجھے غلبہ دے۔

### **فَفَتَحْتَأَبْوَابَ السَّمَاءَ بِمَاءَ مُثْهَرٍ (۱۱)**

پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینه سے کھول دیا

### **وَفَجَرْنَا الْأَرْضَ عَيْوَنًا فَالْتَّقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرِ قُدْ قَدِيرٍ (۱۲)**

اور زمین کے چشمیں کو جاری کر دیا پس اس کام پر جو مقدر کیا گیا تھا پانی خوب جمع ہو گیا۔

ان کی یہ دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی کافر قوم پر مشیور طوفان نوح بھیجا جاتا ہے۔ موسلا دھار بارش کے دروازے آسمان سے ابھتے ہوئے پانی کے چشمیں زمین سے کھول دیے جاتے ہیں۔ بیہاں تک جو پانی کی جگہ نہ تھی مثلاً تھوڑے غیرہ وہاں سے زمین پانی اگل دیتی ہے ہر طرف پانی بھر جاتا ہے نہ آسمان سے برستا موقوف ہوتا ہے نہ زمین سے ابلغا تھمتا ہے۔ پس امر

مقدار تک پہنچ جاتا ہے ہمیشہ پانی اپر سے برستا ہے لیکن اس وقت آسمان سے پانی کے دروازے کھول دیے گئے تھے اور عذاب الہی پانی کی ڈھنل میں برس رہا تھا نہ اس سے پہلے کبھی اتنا پانی برسانہ اسکے بعد کبھی ایسا بر سے۔

### وَحَمَّلَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ الْوَاحِدَةِ وَدُسُرُ (۱۳)

اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کر لیا۔

**دُسُر** کے معنی کشتی کے داسیں یا نیس کا حصہ اور ابتدائی حصہ جس پر موچ پھیپھی مارتی ہے اور اس کا جوز اور اسکی اصل کے بھی کیے گئے ہیں۔

تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءُ ...

جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔

وہ ہمارے حکم سے ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری حفاظت میں چل رہی تھی اور صحیح سالم دار پار چارہ تھی۔

### ... لَمَنْ كَانَ كُفِّرَ (۱۴)

بدله بے اسکی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔

### وَلَقَدْ تَرَكُناهَا آيَةً فَهُلْ مِنْ مُذَكَّرٍ (۱۵)

اور بے شک ہم نے اس واقعہ کو نشان بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے بصیرت حاصل کرنے والا

ہم نے اسے نشانی چھوڑا ہے یعنی اس کشتی کو بطور عبرت کے باقی رکھا۔

حضرت قاؤدہ فرماتے ہیں اس امت کے اوائل لوگوں نے بھی دیکھا ہے۔

لیکن ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس کشتی کے نمونے پر اور کشتیاں بطور نشان کے دنیا میں قائم رکھیں جیسے اور آیت میں ہے:

وَإِيَّاهُ لَهُمْ أَنَا حَمَّلْنَا دُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفَلَكِ الْمَشْنُونُ

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مُثْلِهِ مَا يَرْكُبُونَ (42:36-41)

ان کے لیے نشانی ہے کہ ہم نے نسل آدم کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کرایا اور کشتی کے مانند اور بھی ایسی سواریاں دیں جن پر وہ سوار ہوں۔

اور جگہ ہے:

إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَّلْنَاهُمْ فِي الْجَارِيَةِ

لَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذَكِّرَةً وَتَعِيَّهَا أُذْنُ وَعِيَّةً (12-69:11)

جب پانی نے طغیانی کی ہم نے تمہیں کشتنی میں لے آیا تاکہ تمہارے لیے عبرت ہو اور صحیحت۔ اور یاد رکھنے والے کان اسے محفوظ رکھ لیں۔

## فَهُلْ مِنْ مُذَكَّرٍ

پس کوئی ہے جو ذکر و عذاب حاصل کرے؟

### فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَتَذْرُرٌ (۱۶)

بِتَاوِيمِ رَأْسِي وَرَأْنِي وَالِّي بِالْمِسْكِينِ؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا عذاب میرے ساتھ کفر کرنے اور میرے رسولوں کو جھوٹا کہنے اور میری صحیحت سے عبرت نہ حاصل کرنے والوں پر کیسا ہوا؟ میں نے کس طرح ان دشمنان دین حن کو جس نہیں کرو دیا۔

### وَلَقَدْ يَسَرْتُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهُلْ مِنْ مُذَكَّرٍ (۱۷)

بِشَكْ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی صحیحت مانتے والا ہے؟

ہم نے قرآن کریم کے الفاظ اور معانی کو ہر انسان کے لیے آسان کر دیا ہے جو اس سے صحیحت حاصل کرنے کا ارادہ رکھے۔ جیسے فرمایا:

كَيْبُ اَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَرَّكُ لِيَدَيْرُوا ءَاءِيَتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُو الْأَلْبَابِ (38:29)

ہم نے تیری طرف یہ مبارک کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں تدبیر کریں اور اس لیے کہ  
عقلمند لوگ یاد رکھیں۔

اور جگہ فرمایا:

فَإِنَّمَا يَسَرْنَا بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَعَقِّنَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدْدَأً (19:97)

ہم نے اسے تیری زبان پر اس لیے آسان کیا ہے کہ تو پرہیز گار لوگوں کو خوبی سنادے اور جھکڑا لوگوں کو ذرا نہ۔

حضرت مجید فرماتے ہیں اسکی قرأت اور تلاوت اللہ تعالیٰ نے آسان کر دی ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس میں آسمانی نہ کہو تباہ تخلوق کی طاقت نہ تھی کہ اللہ عز وجل کے کلام کو پڑھ سکے۔

میں کہتا ہوں انہیں آسانیوں میں سے ایک آسمانی وہ ہے جو پہلے گزر پچھلی کر قرآن سات قراؤں پر نازل کیا گیا ہے۔

## قوم عاد پر عذاب:

**كَذَّبُتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذْرُ (۱۸)**

القوم عاد نے بھی جھٹا لایا پس کیا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔

**إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمٍ نَحْسٌ مُسْتَمِرٌ (۱۹)**

ہم نے ان پر تیز و تند جاری ہوا بے برکتے دن میں بھیج دی۔

اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ قوم ہود نے بھی اللہ کے رسولوں کو جھوٹا کہا اور بالکل قوم نوح کی طرح سرکشی پر اترے تو ان پر حنفی مہلک ہوا بھیجی گئی وہ دون ان کے لیے سراسر منبوس تھا۔

**تَرَزُّعُ النَّاسَ كَانُوكُمْ أَعْجَازُ تَخْلُّ مُنْقَعِرٍ (۲۰)**

جو لوگوں کو اتحاد کر دے پختنی تھی گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے درخت کجھور کے متنه ہیں۔

ہوا کا جھوٹا آتا ان میں سے کسی کو اٹھا کر لے جاتا یہاں تک کہ زمین والوں کی حد نظر سے وہ بالا ہو جاتا پھر اسے زمین پر اوندھے من پھینک دیتا سرکچل جاتا بھیجے نکل پڑتا۔ سر اگل دھر اگل۔ ایسا معلوم ہوتا کہ کجھور کے درخت کے بن سرے حنفی ہیں۔

**فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذْرُ (۲۱)**

پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟

و کیجھو میرا عذاب کیسا ہوا؟

**وَلَقْدِ يَسَرْنَا الْفُرْقَانَ لِلَّذِكْرِ فَهَلْ مِنْ مُذَكَّرٍ (۲۲)**

یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی سوچنے والا؟

میں نے تو اس قرآن کو آسان کر دیا جو چاہے نصیحت و عبرت حاصل کر لے۔

## قوم ثمود پر عذاب:

**كَذَّبُتْ ثُمُودُ بِالنَّذْرِ (۲۳)**

القوم ثمود نے ڈرانے والوں کو جھوٹا سمجھا۔

**فَقَالُوا أَبْشِرَا مَنَا وَاحِدًا تَتَبَعُهُ إِنَّا إِذَا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعْرٌ (۲۴)**

اور کہنے لگے کیا ہم میں سے ایک شخص کی ہم فرمائی داری کرنے لگیں؟ تو ہم یقیناً غلطی اور دیوانگی میں پڑے ہوئے ہوں گے۔

**أُولَئِيَ الْدُكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا ...**

کیا ہمارے سب کے درمیان صرف اسی پروجی اتاری گئی؟

**... بَلْ هُوَ كَذَابٌ أَشَرٌ (۲۵)**

شیئں بلکہ وہ جھوٹا شیخی خورہ ہے۔

شمودیوں نے رسول اللہ حضرت صالحؐ کو جھلایا اور تعجب کے طور پر محال سمجھ کر کہنے لگے کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ایک شخص کے تابع دار ہن جائیں؟ خراں کی اتنی بڑی فضیلت کی کیا وجہ؟ پھر اس سے آگے بڑھے اور کہنے لگے ہم نہیں مان سکتے کہ ہم سب میں صرف اسی ایک پراللہ کی باتیں والی جائیں۔ پھر اس سے بھی قدم بڑھایا اور ربی اللہ کو کھلے گھلوٹوں میں پر لے لئے کا جھوٹا کہا۔

**سَيَعْلَمُونَ عَدًا مِنَ الْكَذَابِ الْأَشَرِ (۲۶)**

اب سب جان لیں گے کل کو کون جھوٹا اور خود پسند تھا؟

اطور ذات کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب تو جو چاہو کہہ لو یعنی کل محل جائے گا کہ دراصل جھوٹا اور جھوٹ میں حد سے بڑھ جانے والا کون تھا؟

**إِنَّا مُرْسِلُ النَّاقَةَ فِتْنَةً لَهُمْ ...**

بے شک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹی بھیجیں گے۔

ان کی آزمائش کے لیے قتنہ بنا کر ہم ایک اونٹی سمجھتے والے ہیں۔

چنانچہ ان لوگوں کی طلب کے موافق پھر کی ایک خخت چٹان میں سے ایک چکلے پورے اعضاء والی گا بھن اونٹی لکھی۔

**... فَارْتَقِبُهُمْ وَاصْطَبِرْ (۲۷)**

پس اے صالح تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔

اور اللہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تم اب دیکھتے رہو کہ انکا انجام کیا ہوتا ہے؟ اور ان کی پتا پر صبر کرو۔ دنیا اور آخرت میں انجام کا رغلباً پاہی کا رہے گا۔

**وَتَبَّعُهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شَرِبٍ مُحْتَضَرٌ (۲۸)**

ہاں انہیں خبر کر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے ہر حصہ ہر ایک کو برابر پہنچایا جائے گا۔

اب ان سے کہہ دیجیے کہ پانی پر ایک دن تو انکا ہے اور ایک دن اس اونٹی کا۔ جیسے اور آیت میں ہے:

أَلْهَا شَرْبٌ وَلَكُمْ شَرْبٌ يَوْمَ مَعْلُومٍ (26:155)

پانی پینے کی ایک باری اسکی اور ایک مقرر رہوں کی باری پینے کی تجہاری۔

ہر باری موجود کی گئی ہے یعنی جب اونٹی نہ ہو تو پانی موجود ہے اور جب اونٹی ہو تو اس کا دودھ حاضر ہے۔

### فَادُوا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ (۲۹)

انہوں نے اپنے رفیق کو آواز دی اس نے دست درازی کی اور کوچیں کاٹ دیں۔

انہوں نے مل کر اپنے رفیق قیدارین سالف کو آواز دی اور یہ بڑا ہی بدجنت تھا جیسے اور آیت میں ہے:

إِذْ أَنْبَعْثَ أَسْقَهَا (۹۱:۱۲)

انکا آدمی انہما اس نے ۲ کرے پکڑا اور رٹھی کیا۔

### فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذْرُ (۳۰)

پس کیوں کر ہوا عذاب میرا اور ذرا نا میرا

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَاثُوا كَهَشِيمَ الْمُحْتَظِ (۳۱)

ہم نے ان پر ایک نعرہ بھیجا پس ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی اونڈھی ہوئی باڑ۔

پھر تو ان کے کفر و تکذیب کا میں نے بھی پورا بدلہ لیا اور جس طرح بھتی کے کئے ہوئے سوکھے پتے ازاں کر کا فور ہو جاتے ہیں انہیں بھی ہم نے بے نام و نشان کر دیا۔ جنک چارہ جس طرح جنگل میں اڑتا پھرتا ہے اسی طرح انہیں بھی برہا کر دیا۔

وَلَقَدْ يَسَرَنَا الْفُرْآنَ لِلَّذِكْرِ فَهُلْ مِنْ مُذَكَّرِ (۳۲)

ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی جو نصیحت پکڑے۔

---

قوم لوط پر عذاب:

كَذَبَتْ قَوْمٌ لُوطٌ بِالنَّذْرِ (۳۳)

القوم لوط نے بھی ذرا نے والوں کی تکذیب کی۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا ...

بے شک ہم نے ان پر پتھر بر سانے والی ہوا بھیجنی

قوم لوط کا واقعہ بیان ہو رہا ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنے رسولوں کا انکار کیا اور انکی خلافت کر کے کس کبر و کام کو کیا جسے ان سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا یعنی اغلام ہازی اسی لیے انکی ہلاکت کی صورت بھی ایسی ہی انوکھی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جرجیل نے ان بستیوں کو اخفاک رہا اور انہی مار دیں اور ان پر آسمان سے انگئے نام کے پتھر برداشتے۔

**... إِلَّا آلُ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحْرٍ (۳۴) نِعْمَةٌ مَنْ عَنِّدَنَا ...**

سوائے لوط کے گھروں والوں کے انہیں ہم نے سحر کے وقت اپنے احسان سے نجات دی۔

**... كَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ (۳۵)**

ہر شکرگزار کو ہم اسی طرح نجات دیتے ہیں۔

گھروں کے مانے والوں کو سحر کے وقت یعنی رات کی ۲ فری گھری میں بچالا، انہیں حکم دیا گیا کہ تم اس بستی سے چلے جاؤ۔ حضرت لوٹ پر انکی قوم میں سے کوئی بھی ایمان نہ لایا تھا بیہاں تک کہ خود حضرت لوٹ کی بیوی بھی کافر ہی تھی۔

**وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَنَّا فَتَمَارَوْا بِالنَّذْرِ (۳۶)**

یقیناً لوٹ نے انہیں ہماری پکڑ سے ذرا یا تھا لیکن انہوں نے ڈرانے والوں میں شک شبہ اور جھگڑا کیا۔

عذاب کے آنے سے پہلے ہی حضرت لوٹ انہیں ۲ گاہ کر کچکے تھے لیکن انہوں نے توجہ تک نہ کی بلکہ شک و شبہ اور جھگڑا کیا اور انکے مہمانوں سے انہیں چکدہ دینا چاہا۔ حضرت جرجیل، حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل فرشتے انسانی صورتوں میں حضرت لوٹ کے گھر مہماں بن کر آئے تھے۔ نہایت خوبصورت چہرے، پیاری پیاری ٹھیکیں اور عنقاون شباب کی عمر۔ ادھر یہ رات کے وقت حضرت لوٹ کے گھر اترے انکی بیوی نے جو کافر تھی، قوم کو اطلاع دی کہ ۲ نج اور حضرت لوٹ کے ہاں مہماں آئے ہیں سے ان لوگوں کو اغلام کی بدعاویت تو تھی ہی دوز بھاگ کر حضرت لوٹ کے مکان کو گھیر لیا۔

**وَلَقَدْ رَأَوْدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ ...**

اور لوٹ کو بہا کر ان کے مہمانوں سے غافل کرنا چاہا پس ہم نے انکی آنکھیں انڈھی کر دیں

**فَذُوقُوا عَذَابِي وَنَذْرِ (۳۷)**

(اوہ کہہ دیا) میرا عذاب اور میرا ذرا چکھو۔

حضرت لوٹ نے انہیں سمجھایا اور کہا یہ میری بیٹیاں یعنی تمہاری جو روکیں موجود ہیں تم اس بد فعلی سے ہاڑ رہو اور حال چیز سے فائدہ اٹھاؤ۔ لیکن ان سرکشوں کا جواب تھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں عورتوں کی چاہت نہیں۔ ہمارا جوارادہ ہے وہ آپ سے مخفی نہیں، تم ہمیں اپنے مہماں سوپ دو۔ کچھ دیر بحث مباحثہ جاری رہا لوگ مقابلہ پر ہل گئے تب حضرت جرجیل باہر نکلے اور اپنے آپ اکی آنکھوں پر پھیرا سب اندھے ہو گئے۔

**وَلَقْدْ صَبَّحُهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌ (۳۸)**

اور اتنی بات یہ ہے کہ انہیں صبح سویرے ہی ایک جگہ پکڑنے والے مقررہ عذاب نے غارت کر دیا۔

**فَذُوقُوا عَذَابِي وَئُذْرُ (۳۹)**

میرے عذاب اور میرے ڈراوے کا مزہ چکھو۔

وہ حضرت اوطّ کو بر اجلا کہتے ہوئے صبح کا وعدہ دے کر پاٹ گئے۔ لیکن صبح کے وقت ہی ان پر عذاب الہی آگیا جس سے نہ بھاگ سکنے نہ پہچا چھڑا سکے۔ عذاب کے مزے اور ڈراوے کی طرف دھیان نہ کرنے کا و بال انہوں نے پکھ لیا۔

**وَلَقْدْ يَسَرَّنَا الْفُرْقَانَ لِلذُّرْ فَهُلْ مِنْ مُذَكَّرٍ (۴۰)**

یقیناً ہم نے قرآن کو پند و عظیز کے لیے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی ہے سوچنے والا؟  
یہ قرآن تو بہت ہی آسان ہے جو چاہے فتحت حاصل کر سکتا ہے۔ کوئی ہے بھی جو اس سے پند و عظیز حاصل کر لے۔

**قوم فرعون پر عذاب:**

**وَلَقْدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذْرُ (۴۱)**

فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے تھے۔

**كَدَبُوا بِآيَاتِنَا كُلُّهَا فَأَخْذَنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٌ مُفْتَدِرٌ (۴۲)**

انہوں نے ہماری تمام نشانیاں جھٹکائیں پس ہم نے انہیں بڑی غالب قوی پکڑ لیا۔

فرعون اور اسکی قوم کا قصہ بیان ہو رہا کہ ان کے پاس اللہ کے رسول حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام بشارت اور ڈراوے لے کر آتے ہیں بڑے بڑے مجرم اور زبردست نشانیاں اللہ کی طرف سے انہیں دی جاتی ہیں جو انکی ثبوت کی حق نیت پر پوری دلیل ہوتی ہیں۔ لیکن یہ قوم فرعون ان سکو جھٹکاتے ہیں جس کی بے اوپی میں ان پر عذاب الہی نازل ہوتے ہیں اور بالکل ہی جس سے اڑا دیا جاتا ہے۔

**أَكْفَارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَئِنَّكُمْ ...**

اے قریشیوں کیا تمہارے کافران کا فرول سے کچھ بہتر ہیں؟

**... أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ (۴۳)**

یا تمہارے لیے اگلی کتابوں میں چھکارا لکھا ہوا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مشرکین قریش! اب بتاؤ تم ان سے کچھ بختر ہو؟ جب وہ تم سے بڑی جماعت والے زیادہ قوت والے ہو کر ہمارے عذابوں سے نجٹ سکے تو بھلا تم کیا چیز ہو؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے لیے الہامی کتابوں میں کوئی پچھکارا لکھا ہوا ہے کہ ان کے کفر پر انہیں تو عذاب کیا جائے لیکن تم کفر کیے جاؤ اور تمہیں کوئی سزا نہیں جائے۔

### أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنْتَصِرٌ (٤٤)

یا یہ کہتے ہیں کہ ہم بدلتے لینے والی جماعت ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انکا یہ خیال ہے کہ ہم ایک جماعت کی جماعت میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں گے اور ہمیں کوئی برائی ہماری کثرت اور جماعت کی وجہ سے نہیں پہنچے گی؟

اگر یہ خیال ہو تو انہیں یقین کر لینا پایا ہے کہ انکی یہ یک جھقی توڑ دی جائے گی، انکی جماعت کا چورا کر دیا جائے گا۔ انہیں ہریت دی جائے گی اور یہ پیچھہ دکھا کر بھاگتے پھریں گے۔

کافر نکست کھائیں گے:

### سَيْهَمْ الْجَمْعُ وَيُؤْلُونَ الدُّبْرَ (٤٥)

عنقریب یہ جماعت نکست دی جائے گی اور پیچھے دے کر بھاگے گی۔

### بَلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُ (٤٦)

بلکہ قیامت کی لھڑی انکے وعدے کا وقت ہے

صحیح بخاری میں ہے کہ بدروالے دن اپنے ذیرے میں رسول اللہؐ پی دعا میں فرمایا ہے تھے:  
أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ،

اے اللہ! میں تھجے تیر احمد و بیان یاد دلاتا ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنْ شَيْئَتْ لَمْ تُعْبُدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا

اے اللہ! اگر تیری چاہتی ہی ہے کہ اج کے دن کے بعد سے تیری عبادت و حدائقیت کے ساتھ زمین پر کیا ہی نہ جائے۔

بس اتنا ہی کہا تھا کہ حضرت ابو بکرؓ نے آپؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا رسول اللہ! بس سمجھیے آپؓ نے بہت اتفاک کر لی۔ اب آپؓ اپنے خیسے سے باہر آئے اور زبان پر یہ دلوں آیتیں جاری تھیں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اس آیت کے اترتے کے وقت میں سوچ رہا تھا کہ اس سے مراد کوئی جماعت ہو گی؟ جب بدروالے دن میں نے حضور گودیکھا کر زرد پہنچے ہوئے اپنے کمپ سے باہر تشریف لائے اور یہ آیت پڑھ رہے تھے اس دن میری سمجھ میں اس کی تفسیر آگئی۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعْرٍ (٤٧)

بے شک گنہگار گمراہی میں ہیں اور عذاب میں ہے۔

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ (٤٨)

جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیتے جائیں گے، وزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔

ہدکار لوگ گمراہ ہوچکے ہیں راہ حق سے بھٹک پچکے ہیں اور شکوہ و اغطراب کے خیالات میں ہیں۔ یہ ہدکار لوگ خواہ کفار ہوں خواہ اور فرقوں کے گنہگار ہوں انکا یہ فعل انہیں اوندھے منہ جہنم کی طرف گھسنے والے گا اور جس طرح یہاں غافل ہیں وہاں اس وقت بھی بے خبر ہوں گے کہ نہ معلوم کس طرف لیے جاتے ہیں۔ اس وقت انہیں ذات ڈپٹ کے ساتھ کہا جائے گا کہ اب آتش وزخ کے لگنے کا مزہ چکھو۔

اللَّهُ نَّهَىٰ تَقْدِيرَ بَنَاتِي:

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (٤٩)

بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ اندازے پر پیدا کیا ہے۔

ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے۔ جیسے اور آیت میں ہے:

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا (٢٥:٢)

ہر چیز ہم نے پیدا کی، پھر اس کا مقرر مقرر کیا۔

اور جگہ فرمایا:

سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى - الَّذِي خَلَقَ فَسَوَى - وَالَّذِي قَدَرَ فَهَدَى (٣-٨٧:١)

اپنے رب کی جو بلند و بالا ہے پاکی بیان کر جس نے پیدا کیا اور درست کیا اور اندازہ کیا اور راہ و کھانی۔

یعنی تقدیر مقرر کی پھر اسکی طرف رہنمائی کی۔

آخر اہل سنت نے اس سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی تقدیر ان کی پیدائش سے پہلے ہی مقرر کر دی ہے اور ہر چیز اپنے ظہور سے پہلے اللہ کے ہاں لکھی جا چکی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں مشرکین قریش رسول اللہ سے تقدیر کے بارے میں بحث کرنے لگے اس پر یہ بتیں اتریں۔ مند احمدہ مسلم

ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ حضور نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا:

نَرَكَتْ فِي أَنَاسٍ مِنْ أُمَّتِي يَكُوُنُونَ فِي آخر الزَّمَانِ يُكَدِّبُونَ بِقَدَرِ اللهِ

یہ میری امت کے ان لوگوں کے حق میں اتری ہے جو آخر زمانہ میں پیدا ہوں گے اور تقدیر کو جھٹا کیں گے۔

حضرت عطاء بن ابورباع فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا ۲۰۱ اپس وقت چادزم زم سے پانی بکال رہے تھے۔ میں نے کہا قدری کے بارے میں کلام کیا گیا ہے لوگ اس مسئلہ میں موافق و مخالف ہو رہے ہیں۔

۲۰۱ نے فرمایا کیا لوگوں نے ایسا کیا؟

میں نے کہا اس ایسا ہو رہا ہے۔ ۲۰۱ نے فرمایا اللہ کی قسم یا بتیں انہی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں

یاد رکھو یہ لوگ اس امت کے بدترین لوگ ہیں۔ انکے پیارداروں کی تیارداری نہ کرو انکے مردوں کے جائزے نہ پڑھو۔ ان میں کا اگر کوئی مجھمل جائے تو میں اپنی ان اکیبوں سے انکی بکال دوں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے سامنے ذکر آیا کہ آج ایک شخص آیا ہے جو مکر قدری ہے۔ فرمایا اچھا مجھے اس کے پاس لے چلو۔ لوگوں نے کہا ۲۰۱ ناچاہا ہیں ۲۰۱ اس کے پاس چل کر کیا کریں گے۔ فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرا بس چلا تو میں انکی ناک تو زدوس کا اور اگر انکی گرد میرے ہاتھ میں آگئی تو میں مرزو زدوس کا۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے ۲۰۱ فرماتے تھے:

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بنو نہر کی عورتیں خورج کے اردو گرد طواف کرتی بھرتی ہیں ان کے جسم حرکت کرتے ہیں وہ مشرک عورتیں ہیں۔ اس امت کا پہلا شرک بھی ہے۔ اس رب کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے انکی بے کھنی بیہاں تک بڑھ گی کہ اللہ تعالیٰ کو بخالی کا مقدار کرنے والا بھی نہ مانیں گے جس طرح برائی کا مقدار کرنے والا نہ مانا۔ مسیح احمد

### مسئلہ قدری میں بحث کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ایک دوست شامی تھا جس سے ۲۰۱ کی خط و کتابت تھی۔ حضرت عبداللہؐ نے کہیں سن پایا کہ وہ قدری کے بارے میں کچھ موٹا کیاں کرتا ہے۔ ۲۰۱ نے جھٹ سے اسے خط لکھا کہ میں نے سنا ہے تو قدری کے مسئلہ میں کچھ کلام کرتا ہے اگر یہ حق ہے تو بس مجھ سے خط و کتابت کی امید نہ رکھنا آج سے بند کھننا۔ میں سے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ میری امت میں قدری کو جھلانے والے لوگ ہوں گے۔ ابو داؤد

رسول اللہؐ فرماتے ہیں:

ہرامت میں بھوس ہوتے ہیں میری امت کے بھوسی وہ لوگ ہیں جو قدری کے مکر ہوں۔ اگر وہ بیکار پڑیں وتم انکی عبادت نہ کرو اور اگر وہ مرجا کیسی تو تم انکے جائزے نہ پڑھو۔ مسیح احمد

رسول اللہؐ نے فرمایا:

مُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ

ہر چیز اللہ کے مقرر کردہ اندازے سے ہے۔ یہاں تک کہ نادانی اور علمندی بھی۔ مسلم

صحیح حدیث میں ہے:

اسْتَعْنُ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزُ، فَإِنَّ أَصَابَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: قَدَرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ،

وَلَا تَقْلِلْ: لَوْ أُنِي فَعَلْتُ كَذَا لَكَانَ كَذَا، فَإِنَّ لَوْ تَفَقَّحَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ

اللہ سے مدد طلب کر اور عاجز اور یقیناً قوف نہ بن پھر اگر کوئی انسان پہنچ جائے تو کہہ دے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا تھا اور یہ اللہ نے چاہا کیا۔ پھر یوں نہ کہہ کہ اگر یوں کرتا تو یوں ہوتا اس لیے کہ اس طرح اگر کبھی سے شیطانی عمل کا وواز کھل جاتا ہے۔

حضورؐ نے حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا:

وَاعْلَمُ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَكُنْبِهِ اللّٰهُ لَكَ لَمْ يَنْفَعُوكَ،

وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَكُنْبِهِ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَضُرُّوكَ،

جَفَّتِ الْأَقْلَامُ وَطَوَيَتِ الصُّحْفُ

جان رکھ کر اگر تمام امت جمع ہو کر تجھے وہ فتح پہنچانا چاہے جو اللہ نے تیری قسمت میں نہیں لکھا تو نہیں پہنچ سکتی۔ اگر سب اتفاق کر کے تجھے کوئی انسان پہنچانا چاہیں اور تیری تقدیر میں وہ نہ ہو تو نہیں پہنچ سکتے۔ قلمیں خشک ہو چکیں اور دفتر پلٹ کر تباہ کر دیے گئے۔

وَمَا أَمْرَنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلْمَحُ بِالْبَصَرِ (۵۰)

اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ کا ایک کلمہ ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔

پروردگار عالم اپنی چاہت اور احکام کے بے روک روک جاری اور پورا ہونے کو پیان فرماتا ہے کہ جس طرح جو کچھ میں نے مقدر کیا ہے وہی ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح جس کام کا میں ارادہ کروں صرف ایک دفعہ کہہ دینا کافی ہوتا ہے دوبارہ تاکہدا حکم دینے کی ضرورت نہیں ہوتی ایک آنکھ جھپکنے کے برابر میں وہ کام میری حسب چاہت ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ أَهْلَكَ أَشْيَا عَجْمٌ فَهُلْ مِنْ مُذَكَّرِ (۵۱)

ہم نے تم جیسے بہتیروں کو بہاک کر دیا پس کوئی بے صحیحت لینے والا

ہم نے تم جیسوں کو تم سے پہلے اگلی سرشی کے باعث نہ کے گھاٹ اتار دیا ہے پھر تم کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے؟ لئے عذاب اور

ان کی رسولی کے واقعات میں کیا تمہارے لیے صحیحت و تذکیر نہیں؟ جیسے اور آیت میں فرمایا:

وَحَيْلَ بَيْتُهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فَعَلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلِ (34:54)

ان کے اور انگلی چاہت کے درمیان پر وہ ذال دیا گیا جیسے کہ ان جیسے ان کے انگلوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعْلَوْهُ فِي الزُّبُرِ (۵۲)

جو کچھ انہوں نے اعمال کیے ہیں سب اعمال نامہ میں لکھے ہوئے ہیں۔

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ (۵۳)

اسی طرح ہر چھوٹی بڑی بات بھی لکھی ہوتی ہے۔

جو کچھ انہوں نے کیا وہ اُنکے نامہ اعمال میں مکتوب ہے جو اللہ کے امین فرشتوں کے ہاتھ میں محفوظ ہے اُنکا ہر چیزونا بڑا عمل جمع شدہ اور لکھا ہوا ہے۔ ایک بھی تو ایسا نہیں رہا جو لکھنے سے رہ گیا ہو۔

حضرت فرماتے ہیں صغیرہ گناہ کو بھی ہاکان سبھواللہ کی طرف سے اس کا بھی مطالبہ ہونے والا ہے۔ نسائی وابن ماچہ

### إنَّ الْمُتَقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَتَهَرَ (۵۴)

یقیناً ہمارا ذر رکھنے والے جنتوں اور شہروں میں ہیں۔

یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ ان پر کاروں کے خلاف نیک کاروں کی حالت ہوگی وہ تو ضلالات و تکلیف میں تھے اور اوندھے منہ جہنم کی طرف کھیلنے گئے اور خخت ڈاٹ ڈپٹ ہوتی، لیکن یہ نیک کار جنتوں میں ہوں گے جیتنے ہوئے خوشگوار صاف شفاف چشمیں کے مالک ہوں گے اور عزت و کرامت، رضوان و فضیلت، جود و احسان، فضل و امتان، نعمت و رحمت، آسانیش و راحت کے مکان میں خوش خوش رہیں گے۔

### فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ (۵۵)

قدرت والے با دشاد کے پاس راستی اور عزت کی بیٹھک میں۔

باری تعالیٰ مالک و قادر کا قرب انہیں نصیب ہوگا جو تمام چیزوں کا غافل ہے سب کے اندازے مقرر کرنے والا ہے ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ ان پر بیزگار اللہ ترس لوگوں کی ایک ایک خواہش پوری کرے گا ایک ایک چاہت عطا فرمائے گا۔  
مند احمد میں ہے رسول مقبول فرماتے ہیں:

الْمُفْسِطُونَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ وَكُلُّنَا يَدِيهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِهِمْ وَمَا وَلُوا

عدل و انصاف کرنے والے نیک کردار لوگ اللہ کے پاس نور کے منبروں پر رحمن کے دائیں جانب ہوں گے۔ اللہ کے دونوں ہاتھوں ابینے ہی ہیں۔ یہ عادل لوگ وہ ہیں جو اپنے احکام میں اپنے اہل و عیال میں اور جو چیز اُنکے قبضے میں ہو اس میں الہامی فرمان کی خلاف نہیں کرتے بلکہ عدل و انصاف سے ہی کام لیتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح مسلم اور نسائی میں بھی ہے۔

